Shnakhat VOL- 5, ISSUE- 2, 2026

Online ISSN : 2709-7641 Print ISSN 2709-7633

Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

ڈیجیٹل دور میں قرآن پاک کی تعلیم :مواقع چیلنجز اور حل

Teaching the Holy Quran in the Digital Age: Opportunities, Challenges, and Solutions

Nadeela Shaheen
PhD scholar, Department of Islamic studies Superior University, Lahore
nadeelashaheen@gmail.com

Shaheen Ayyub
PhD schalor, Department of Islamic studies.Superior University, Lahore
Shaheennazim52@gmail.com

Sajjad Hussain
PhD scholar, Department of Islamic studies. Superior University, Lahore
su94-phisw-f24-012@superior.edu.pk
sajadalihaider1272@gmail.com

Abstract

In the digital age, the teaching of the Holy Quran has undergone a significant transformation, offering both unprecedented opportunities and new challenges. Modern technologies, such as online learning platforms, mobile applications, and multimedia resources, have made Quranic education more accessible, flexible, and engaging for learners worldwide. These digital tools allow for personalized learning, interactive experiences, and the possibility of reaching students in remote or underserved areas. However, the digital approach also presents challenges, including the risk of misinformation, reduced teacher-student interaction, and potential distractions from unregulated online content. Addressing these challenges requires thoughtful integration of technology, proper guidance from qualified educators, and the development of reliable digital resources. By balancing innovation with traditional pedagogical principles, the digital era can enhance the spread of Quranic knowledge while maintaining the integrity and authenticity of its teachings.

Keywords: Digital Age, Quranic Education, Online Learning, Mobile Applications, Multimedia Resources, Technology Integration, Interactive Learning, Personalized Learning, Remote Education, Underserved Areas, Digital Tools, Teacher-Student Interaction, Misinformation

ڈیجیٹل دور نے تعلیم کے شعبے میں انقلاب برپا کر دیا ہے اور قرآن پاک کی تعلیم بھی اس تبدیلی سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ انٹرنیٹ، موبائل ایپلیکیشنز، آن لائن کلاسز، اور دیگر جدید تکنیکی وسائل نے قرآن سیکھنے کے عمل کو زیادہ قابل رسائی، آسان اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ اب طلبہ دنیا کے کسی بھی کونے سے قرآن کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں، جس سے روایتی حجاب اور جغرافیائی رکاوٹیں کم ہو گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، یہ دور اساتذہ اور طلبہ کے لیے نئی ذمہ داریاں اور چیلنجز بھی لے کر آیا ہے، جیسے کہ غیر مستند مواد، آن لائن توجہ کی کمی اور استاد و شاگرد کے براہ راست تعلقات میں کمی۔ اس مسئلے کا حل تکنیکی وسائل کے محتاط استعمال، معیاری اور قابل اعتماد تعلیمی مواد کی ترقی اور تجربہ کار اساتذہ کی رہنمائی میں مضمر ہے۔ اس طرح، جدید ٹیکنالوجی اور روایتی تدریسی اصولوں کے توازن سے قرآن کی تعلیم کو مؤثر اور معیاری بنایا جا سکتا ہے۔[1]

1 منہاجین،محمد یوسف ،ڈیجیٹل دور میں بچوں کی تربیت چیلنجز اور حل،منہاج القرآن پبلی کیشنز،ص6

Shnakhat VOL- 5, ISSUE- 2, 2026
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

قرآن کی تعلیم میں موجود روایتی طریقے :

قرآن پاک کی تعلیم کے روایتی طریقوں میں ناظرہ، حفظ، اور تجوید پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے، جس میں معلم کے سامنے زبانی تلاوت، بار بار دہرانا (تکرار) شامل ہے۔ یہ طریقے صدیوں سے مدارس اور مکاتب میں رائج ہیں، جو طالب علموں کو صحیح مخارج کے ساتھ قرآن سیکھنے میں مدد دیتے ہیں۔[2]

:قرآن کی تعلیم کے روایتی طریقے درج ذیل ہیں

- :ناظرہ اور قاعدہ

قرآن پاک کی ابتدائی تعلیم میں عام طور پر نورانی قاعدہ کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ حروفِ تہجی کی درست پہچان اور تلفظ سیکھ سکیں۔ نورانی قاعدہ ایک مرحلہ وار طریقہ ہے جو بچوں اور نو آموز طلبہ کو الفاظ کی صحیح ادائیگی، حرکات، اور بنیادی قواعد کی سمجھ بوجھ فراہم کرتا ہے۔ اس مرحلے کے بعد طلبہ قرآن پاک کے متن کے ساتھ عملی مشق کرتے ہیں، جس سے وہ نہ صرف پڑھنے کی مہارت حاصل کرتے ہیں بلکہ قرآن کی مقدس تعلیمات سے بھی واقف ہوتے ہیں۔ اس طریقہ کار کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بنیادی سطح سے شروع ہو کر تدریجی انداز میں قرآن کی روانی اور قراءت کی درستگی پر توجہ دیتا ہے، جس سے طلبہ پر اعتماد پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنی تعلیمی سفر کی مضبوط بنیاد رکھ پاتے ہیں۔[3]

کلام پاک کا پڑھنا،یاد کرنا اور اسے سمجھنا ہر طرح باعثِ خیر و برکت ہے۔یہ وہ پاکیزہ کلام ہے جس کے سیکھنے سیکھانے والوں کو بہترین قرار دیا گیا ہے۔چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔[4]

اس حدیث شریف کے تحت مراۃ المناجیح میں ہے :قرآن سیکھنے سکھانے میں بہت وسعت ہے،بچوں کو قرآن کے ہجے روزانہ سکھانا،قاریوں کا تجوید سیکھنا سکھانا،علماء کا قرآنی احکام بذریعہ حدیث و فقہ سیکھنا سکھانا صوفیائے کرام کا اسرار و رموز قرآن بسلسلۂ طریقت سیکھنا سکھانا سب قرآن ہی کی تعلیم ہے صرف الفاظِ قرآن کی تعلیم مراد نہیں،لہٰذا یہ حدیث فقہاء کے اس فرمان کے خلاف نہیں کہ فقہ سیکھنا تلاوتِ قرآن سے افضل ہے کیونکہ فقہ احکامِ قرآن ہے اور تلاوت میں الفاظِ قرآن چونکہ کلام اللہ تمام کلاموں سے افضل ہے لہٰذا اس کی تعلیم تمام کاموں سے بہتر اور اسرارِ قرآن الفاظِ قرآن سے افضل ہیں کہ الفاظِ قرآن کا نزول حضور انور ﷺ کے کان مبارک پر ہوا اور اسرار و احکام کا نزول حضور انور ﷺ کے دل پر ہوا۔[5]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہاسے روایت ہے کہ رسولِ پاکﷺ نے فرمایا:جس گھر میں قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے وہ گھر آسمان والوں کو ایسا ہی نظر آتا ہے جیسے زمین پہ رہنے والوں کو ستارے۔[6]

ایک روایت میں اہلِ قرآن کو اللہ والے اور اس کے خاص بندے قرار دیا گیا ہے۔[7]

بلکہ ایک روایت میں تو یہاں تک ہے کہ جب کوئی قوم اللہ پاک کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کی تلاوت کرتی ہے اور ایک دوسرے کو قرآن کا درس دیتی ہے تو ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے،رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ پاک انہیں اس جماعت میں یاد کرتا ہے جو اس کے پاس ہے۔[8]

علامہ علی قاری فرماتے ہیں:یہاں اللہ پاک کے گھر سے مراد مدارس اور صوفیا کی خانقاہیں ہیں جو اللہ کے ذکر کے لئے وقف ہیں۔یہود و نصاریٰ کے عبادت خانے اس سے خارج ہیں کہ وہاں تو جانا ہی مکروہ ہے۔ تلاوت سے مراد صرف زبان سے الفاظِ قرآن پڑھنا نہیں بلکہ بندۂ مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ تلاوت کرتے وقت یہ تصور کرے کہ اللہ پاک اس وقت اسے دیکھ رہا ہے بلکہ وہ اپنے دل میں یہ تصوُّر جمائے کہ اللہ پاک اس سے مخاطب ہے بلکہ وہ کلام کرنے والے کے مشاہدے میں ایسا گم ہو جائے کہ اسے کسی کا خیال نہ رہے۔[9]

:حفظ القرآن (زبانی یاد کرنا)

قرآن کی تعلیم میں روایتی طریقہ کار کے تحت معلم کے سامنے طلبہ کو تھوڑا تھوڑا کر کے حفظ کرنے کی ترغیب دی جاتی

---

2 **الشاذلی ،محترمہ ھدی ،قرآن مجید اور اس کی تجوید کی تعلیم کا صحیح طریقہ،قصور: کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیہ،ص7**

3 الشاذلی ،محترمہ ھدی ،قرآن مجید اور اس کی تجوید کی تعلیم کا صحیح طریقہ، ص8

4 بخاری،امام محمد بن اسماعیل ،صحیح بخاری،بیروت:دار الکتب العلمیہ ،ج3،ص410،الرقم الحدیث 5027

5 نعیمی،مفتی احمد یار خان ،مراۃ المناجیح،لاہور:ضیاءالقرآن پبلی کیشنز،ج 3،ص217

6 بیہقی ،امام احمد بن حسین ،شعب الایمان، بیروت:دار الکتب العلمیہ ،ج2،ص341،الرقم الحدیث1982

7 ابن ماجہ،امام محمد بن یزید قزوینی،سنن ابن ماجہ،ج1،ص140،الرقم الحدیث215

8 مسلم،امام مسلم بن حجاج قشیری،صحیح مسلم،بیروت:دار الفکر،ص11106853،الرقم الحدیث

9 قاری،علامہ محمد علی ،مرقاۃ المفاتیح،بیروت:دار الفکر ،ج1،ص456،الرقم الحدیث204

Shnakhat VOL- 5, ISSUE- 2, 2026
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

ہے۔ اس عمل میں ہر نیا سبق احتیاط اور دھیان کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے، تاکہ طلبہ الفاظ کی درست ادائیگی اور روانی میں مہارت حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ، پرانے سبق یعنی "دور" کو باقاعدگی سے دہرایا جاتا ہے تاکہ یادداشت مضبوط ہو اور طلبہ کی حفظ کرنے کی صلاحیت مستحکم رہے۔ اس تدریسی طریقہ کار کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ تدریجی اور منظم ہے، جس سے طلبہ پر دباؤ کم ہوتا ہے اور وہ صبر و استقامت کے ساتھ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

"وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ"[10]

ترجمہ: اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

اس آیت کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ ہم نے اس شخص کے لئے قرآنِ پاک کو آسان کر دیا جو اس سے نصیحت حاصل کرنا چاہے تو ہے کوئی ایسا شخص جو قرآن سے نصیحت حاصل کرے اور ان تمام چیزوں کو چھوڑ دے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ۔[11]

قرآنِ پاک یاد کرنے کا حکم اورفضائل:

قرآنِ پاک کی ایک آیت حفظ کرنا ہر مُکَلَّف مسلمان پر فرضِ عَین ہے اور پورا قرآن مجید حفظ کرنا فرضِ کفایہ ہے اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کو حفظ کرنا واجبِ عَین ہے۔[12]

اَحادیث میں قرآنِ مجید یاد کرنے کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں ۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کرلیا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا، اس کے گھر والوں میں سے دس ایسے شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہوچکا تھا۔[13]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،رسولِ اکرمﷺنے ارشاد فرمایا: ''صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ اوراسی طرح ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا،آخری آیت جو تو پڑھے گا، وہاں تیری منزل ہے۔[14]

:تجوید اور مخارج

تجویدکالغوی معنی :

" اَلتَّحْسِيْنُ وَالْإِتْيَانُ بِالْجَيِّدِ"[15]

سنوارنا، خوبصورت کرنا اور کسی کام کو عمدگی سے کرنا ۔

تجویدکااصطلاحی معنی :

"هُوَعِلْمٌ يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ مَّخَارِجِ الْحُرُوْفِ وَصِفَاتِهَا وَعَنْ طُرُقِ تَصْحِيْحِ الْحُرُوْفِ وَتَحْسِيْنِهَا"[16]

یعنی'' علمِ تجوید '' اس علم کا نام ہے جس میں حروف کے مخارج اور اُن کی صفات اور حروف کی تصحیح (صحیح اداکرنے) اور تحسین (خوبصُورت کرنے) کے بارے میں بحث کی جاتی ہے ۔

علمِ تجوید کاحکم:

علمِ تجوید کا حاصل کرنافرضِ کفایہ ہے اور قرآنِ پاک کوتجوید کے ساتھ پڑھنا '' فرضِ عین '' ہے ۔[17]

حضرت علامہ مُلّا علی قاری علیہ رحمۃُ اللہ الباری فرماتے ہیں :

---

10 القمر32:54

11 طبری ،ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری،تفسیر طبری، بیروت:دار الفکر ،القمر، تحت الآیۃ:32،ج11،ص563

12 شامی،سید محمد امین ابن عابدین،ردالمحتار مع درالمختار، کتاب الصلاۃ،بیروت:دار المعرفہ،ج2،ص315

13 ترمذی،امام محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل قارئ القرآن،بیروت:دار الفکر ، ج4،ص414،الرقم الحدیث 2914

14 ابو داؤد،امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث،سنن ابو داؤد، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ،بیروت:دار احیاء التراث العربی،ج2،ص104،الرقم الحدیث 1464

15 قاری غلام رسول ،علم التجوید،لاہور:مکتبہ قادریہ،ص2

16 قاری غلام رسول ،علم التجوید، ص2

17 قاری غلام رسول ،علم التجوید، ص2

Shnakhat VOL- 5, ISSUE- 2, 2026
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

" ثُمَّ هٰذَا الْعِلْمُ لَا خِلَافَ فِیْ اَنَّہٗ فَرْضُ کِفَایَۃٍ وَّ الْعَمَلُ بِہٖ فَرْضُ عَیْنٍ"[18]
اس علم کا حاصل کرنا بلا اختلاف فرضِ کفایہ ہے اور اسکے مطابق عمل کرنا(یعنی تجوید کے ساتھ پڑھنا) ''فرضِ عین '' ہے ۔ اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں : اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو '' فرضِ عین '' ہے ۔ بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے ۔[19]
قرآن پاک کی تعلیم میں تجوید کے اصولوں کے مطابق حروف کی درست ادائیگی پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اس طریقہ کار میں طلبہ کو نہ صرف حروف اور الفاظ کی درست تلفظ کی تربیت دی جاتی ہے بلکہ عملی مظاہرے کے ذریعے انہیں سیکھنے کا موقع بھی فراہم کیا جاتا ہے۔ استاد کے ذریعے عملی نمائش اور طلبہ کی مشق کے امتزاج سے قرآن کی تلاوت میں روانی، درستگی اور آہنگ پیدا ہوتا ہے۔ اس طریقے کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ یہ نہ صرف پڑھنے کی مہارت کو فروغ دیتا ہے بلکہ قرآن کی مقدس تعلیمات کو صحیح انداز میں سمجھنے اور پیش کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کرتا ہے۔
قرآن کریم کے تمام حُروف ان کے اپنے مَخارِج سے اس طرح ادا کیے جائیں کہ ہر حَرف دوسرے حرف سے صحیح طور پر مُمتاز یعنی الگ نُمایاں ہو ، زبر زیر وغیرہ اعراب اور مد وغیرہ کا لحاظ رکھا جائے ۔ قرآن مجید کی کسی بھی مقصد کے لیے کی گئی تلاوت میں ایسی غلطیاں کرنا لَحنِ جَلی میں داخل اور حرام ہے اور ان غلطیوں سے بچنا فرض ہے ۔[20]
قُرّاء حضرات نے ترتیلِ قرآن یعنی قرآن پاک پڑھنے کے جو تین درجے ترتیل ، تدویر ، حدر مقرر کیے ہیں، قراءت کا اِن میں سے کسی ایک درجے کے مطابق ہونا ضروری ہے ، پھر حدر میں بھی معمولی تیز، درمیانہ تیز اور بہت تیز کے درجے ہیں۔اگر کوئی حدر کی صحیح تیز رفتار سے بھی زیادہ رفتار سے قرآن پاک پڑھے ، تو قرآنی الفاظ و حروف درست ادا نہیں ہوں گے یا اس طرح پڑھنے میں بعض حروف چھوٹ جائیں گے ، جس کی وجہ سے پڑھنے والا حرام کا مرتکب اور گنہگار ہو گا ۔[21]
قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
"وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا"[22]
ترجمہ:اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔
اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ اس طرح قرآن پڑھو کہ حروف جُدا جُدا رہیں،جن مقامات پر وقف کرنا ہے ان کا اور تمام حرکات (اور مَدّات) کی ادائیگی کا خاص خیال رہے۔آیت کے آخر میں" تَرْتِیْلًا" فرما کر اس بات کی تاکید کی جا رہی ہے کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے کے لئے ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنا انتہائی ضروری ہے۔[23]
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''(قیامت کے دن)قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا:پڑھتا جا اور ترقی کی منازل طے کرتا جا اور اس طرح ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا،جہاں تو آخری آیت پڑھے گا اسی کے پاس تیری منزل ہے۔[24]
قرآنِ پاک کو اتنی تجوید سے پڑھنا فرضِ عین ہے جس سے حروف صحیح ادا ہوں اور غلط پڑھنے سے بچے۔[25]
جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ حروف صحیح ادا کرنے کی رات دن پوری کوشش کرے اور اگر نماز میں صحیح پڑھنے والے کی اِقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک مُمکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جن کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں نا ممکن ہوں تو کوشش کے زمانے میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نماز نہیں ہوگی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور صحیح پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے ان کی اپنی نمازیں باطل ہیں ۔[26]
اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے:''رعایتِ وقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو مخارج

---

18 قاری،علامہ محمد علی ،مرقاۃ المفاتیح،ص212
19 اعلی حضرت ،امام احمد رضا خان ،فتاوی رضویہ،لاہور:رضا فاؤنڈیشن،ج3،ص253
20 قاری غلام رسول ،علم التجوید، ص3
21 قاری غلام رسول ،علم التجوید، ص3
22 مزّمل73:4
23 نسفی ،امام عبد اللہ بن احمد بن محمود،تفسیرمدارک، المزمل، تحت الآیۃ:4،بیروت:دار المعرفہ، ص1292
24 ترمذی،امام محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی، کتاب فضائل القرآن،ج4،ص419،الرقم الحدیث2923
25 اعلی حضرت ،امام احمد رضا خان ،فتاوی رضویہ،ج6،ص343
26 اعظمیٰ،مفتی امجد علی،بہار شریعت، حصہ سوم، امامت کا بیان، امامت کا زیادہ حقدار کون ہے،کراچی:مکتبۃ المدینہ،ج1،ص570

Shnakhat VOL- 5, ISSUE- 2, 2026
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

کے ساتھ تا بہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے ۔[27]

فتاوی عالمگیری میں ہے :

"اللحن حرام بلا خلاف"[28]

ترجمہ:لَحن (قرآن پاک پڑھنے میں غلطی کرنا) بالاتفاق حرام ہے۔

بریقہ محمودیہ فی شرح طریقہ محمدیہ میں ہے:

"والذي يكثر اللحن في القرآن إن كان قادرا على التعلم فليمتنع عن القراءة قبل التعلم فإنه عاص به"[29]

ترجمہ:وہ شخص جو قرآن پاک پڑھنے میں زیادہ غلطیاں کرتا ہے ، اگر وہ سیکھنے پر قادر ہے، تو سیکھنے سے پہلے قرآن پاک پڑھنے سے رُکا رہے ، کیونکہ وہ اس کے سبب گنہگار ہوتاہے۔

موسوعہ فقہیہ میں ہے:

"(اللحن) أي الخطأ والميل عن الصواب، وهو نوعان: جلي وخفي واللحن الجلي: خطأ يطرأ على الألفاظ فيخل بعرف القراءة، سواء أخل بالمعنى أم لم يخل ..وهذا النوع يحرم ، ملخصا "

ترجمہ:لحن کا معنی خطا اور درستگی سے ہٹ جانا ہے اور اِس کی دو قسمیں ہیں:جلی اور خفی۔لحنِ جلی ایسی خطاہے ،جو الفاظ پر طاری ہوتی ہےاور قراءت کے عُرف میں بگاڑ پیدا کرتی ہے ، چاہے معنیٰ میں خلل پیدا کرے یا نہ کرے اور لحن کی یہ قِسم حرام ہے۔[30]

- حلقات قرآنیہ:

حلقات قرآنیہ قرآن کی تعلیم کے قدیم اور مؤثر روایتی طریقوں میں سے ایک ہیں، جن کا مقصد طلبہ کو اجتماعی ماحول میں قرآن کی تلاوت اور حفظ کی تربیت دینا ہے۔ ان حلقات میں ایک معلم کے زیرِ نگرانی طلبہ باقاعدگی سے جمع ہوتے ہیں، جہاں وہ قرآن کے مخصوص حصے پڑھتے، حفظ کرتے اور ایک دوسرے کے ساتھ مشق کرتے ہیں۔ حلقات قرآنیہ نہ صرف علمی مہارت کو فروغ دیتے ہیں بلکہ اخلاقی تربیت، صبر، اور استاد و شاگرد کے تعلقات کو بھی مضبوط کرتے ہیں۔ اس نظام کی خاص بات یہ ہے کہ طلبہ گروپ کے ماحول میں سیکھنے کے عمل سے نہ صرف اپنی غلطیوں کو درست کر سکتے ہیں بلکہ دوسروں کی کارکردگی سے بھی سیکھتے ہیں، جس سے حفظ اور تلاوت کی مہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ"[31]

ترجمہ:اور جب قرآن مجید کی قرأت کی جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش ہو جاؤ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

ا س آیت میں بتایا ہے کہ اس کی عظمت وشان کا تقاضا یہ ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنا جائے اور خاموش رہا جائے۔[32]

علامہ عبداللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں '' اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآنِ کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارجِ نماز اُس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔[33]

- دہرائی (تکرار):

قرآن کی روایتی تعلیم میں سبق کو بار بار پڑھنا اور سنانا ایک نہایت اہم طریقہ ہے، جس کا مقصد طلبہ کے ذہن میں مواد کو مضبوطی سے بٹھانا اور حفظ کی مہارت کو فروغ دینا ہے۔ اس عمل کے دوران طلبہ نہ صرف سبق کی درست ادائیگی سیکھتے ہیں بلکہ تلفظ، روانی اور تجوید کے اصولوں پر بھی عبور حاصل کرتے ہیں۔ بار بار پڑھنے اور سنانے سے طلبہ کا اعتماد بڑھتا ہے اور وہ قرآن کے الفاظ اور آیات کو بہتر طریقے سے یاد رکھنے لگتے ہیں۔ یہ طریقہ کار نہ صرف علمی ترقی کے لیے مؤثر ہے بلکہ صبر، لگن اور مستقل مزاجی کی تربیت بھی فراہم کرتا ہے، جو قرآن کی تعلیم میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

حضرت فاطمہرضی اللہ عنہا سے مروی اس روایت سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال ایک مرتبہ

---

27 مراد آبادی،،مفتی نعیم الدین ،تفسیر خزائن العرفان ،کراچی ،مکتبۃ المدینہ، پارہ29،سورہ مزّمل:04

28 عالمگیری،مولانا سید امیر علی ،الفتاوی العالمگیریۃ ،لاہور:مکتبہ رحمانیہ،ج5،ص317

29 ببرکلی،محمد بن بیر علی ،بریقہ محمودیہ فی شرح طریقہ محمدیہ،بیروت:دار الکتب العلمیہ،ج4،ص36

30 الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ، کویت : مطبوعہ وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ،ج10،ص181

31 الاعراف7:204

32 الرازی ،امام فخر الدین محمد بن عمر ،تفسیر کبیر، الاعراف، تحت الآیۃ: 204،لاہور:مکتبہ علوم اسلامیہ،ج5،ص439

33 نسفی ،امام عبد اللہ بن احمد بن محمود،تفسیرمدارک، الاعراف، تحت الآیۃ:204، ص401

Shnakhat VOL- 5, ISSUE- 2, 2026
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

حضور ﷺ کے ساتھ قرآنِ کریم کا دور کیا کرتے تھے اور جس سال حضور کا وصال ہوا اس سال دو مرتبہ دور کیا۔[34]
اس حدیثِ پاک کے تحت مراۃ المناجیح میں ہے:ظاہر یہ ہے کہ قرآن سے مراد سارا قرآنِ مجید ہے۔حضرت جبریل علیہ السلام ہر ماہِ رمضان میں پورے قرآن کا حضور کے ساتھ دَور کرتے تھے مگر اس دَور کا نام نزولِ قرآن نہ تھا نزول تو وہ تھا جو حسبِ موقع آیات کا ورود ہوتا تھا۔اس سے معلوم ہوا کہ ماہِ رمضان میں قرآنِ مجید کا دَور کرنا سنتِ رسولی بھی ہے اور سنتِ جبریلی بھی کہ ایک پڑھے دوسرا سنے،پھر وہ پڑھے یہ سنے۔یہ واقعہ یعنی دوبار ایک ماہ میں دور فرمانا پندرہ دن میں دورہ ختم کر دینا حضور کے آخری رمضان شریف میں ہوا اور حضرت فاطمہ سے حضور کا یہ فرمان رمضان کے بعد تھا۔[35]
قرآن کی روایتی تعلیم میں صرف علمی مہارت ہی نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی تربیت پر بھی بھرپور توجہ دی جاتی ہے۔ ان طریقوں میں اخلاصِ نیت، طہارت (حسی اور معنوی دونوں)، اور ادب و احترام کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ طلبہ کو تعلیم کے دوران یہ سکھایا جاتا ہے کہ قرآن کی تلاوت اور حفظ محض پڑھنے کا عمل نہیں بلکہ ایک عبادتی عمل ہے، جس میں دل کی پاکیزگی، نیت کی خلوصیت، اور استاد و ماحول کے ساتھ احترام لازمی ہے۔ اس طرح کے تربیتی اصول طلبہ میں روحانی ارتقا، اخلاقی سنجیدگی، اور خود احتسابی کی عادت پیدا کرتے ہیں، جو قرآن کی تعلیم کو نہ صرف علم بلکہ عمل اور کردار کی روشنی میں بھی مؤثر بناتے ہیں۔[36]

)Opportunitiesمواقع(

- آن لائن قرآن کلاسز اور ویب پلیٹ فارمز

گھر بیٹھے تجوید کے ساتھ قرآن پاک Qutor، Online Quran Academy جیسے آن لائن قرآن کلاسز اور ویب پلیٹ فارمز سیکھنے کے لیے بہترین لائیو سہولت فراہم کرتے ہیں۔ 2026ء میں، یہ پلیٹ فارمز تجربہ کار مرد و خواتین اساتذہ، لچکدار کے ذریعے 6 دن فی ہفتہ کلاسز پیش کر رہے ہیں۔ [37] WhatsApp/Zoom اوقات اور
:اہم آن لائن قرآن پلیٹ فارمز اور خصوصیات

- Qutor: مقصد کے مطابق بنایا گیا سب سے بڑا پلیٹ فارم جو 2016 سے قرآن طلباء اور اساتذہ کو جوڑ رہا ہے۔
- :آن لائن قرآن اکیڈمی (ایپس) تجربہ کار اساتذہ کے ساتھ لائیو کلاسز اور شیڈولنگ کی سہولت۔
- :آن لائن کلاسز 24/7 یہ پلیٹ فارمز طلباء اور خاندانوں کے لیے کسی بھی وقت سیکھنے کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔
- :لائیو ٹیچنگ میتھڈ تجوید کے ساتھ عربی لب و لہجے میں قرآن پاک سکھایا جاتا ہے۔

:کلاسز کا طریقہ کار اور سہولیات

- :پلیٹ فارمز کے ذریعے منعقد کی جاتی ہیں۔ WhatsApp اور Zoom کلاسز زیادہ تر
- :وقت کی لچک آپ اپنی مصروفیات کے مطابق کلاس کا وقت خود منتخب کر سکتے ہیں۔
- :مواد اکثر اکیڈمیاں ہفتے میں 5دن، روزانہ ایک بچے کے لیے 30 منٹ تک کی لائیو کلاسز فراہم کرتی ہیں۔

یہ پلیٹ فارمز بچوں اور بڑوں دونوں کے لیے قرآن کریم کے نور سے مستفید ہونے کا ایک موثر اور آسان ذریعہ ہیں۔[38]

- موبائل ایپلیکیشنز کے ذریعے آسان رسائی :

موبائل ایپلیکیشنز کے ذریعے قرآن کی تعلیم میں آسان رسائی ممکن ہوئی ہے، کیونکہ یہ ایپس طلبہ کو کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ قرآن سیکھنے کی سہولت فراہم کرتی ہیں۔ ان میں ناظرہ، تجوید، حفظ کے سبق، اور تلاوت کی آڈیو ویڈیوز شامل ہوتی ہیں، جو طلبہ کو خود سیکھنے اور اپنی رفتار کے مطابق مطالعہ کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ اس طرح، طلبہ اپنی روزمرہ کی مصروفیات کے ساتھ بھی قرآن کی تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں، اور مختلف موضوعات یا سورۃ کے مطابق مواد منتخب کر کے اپنی تعلیم کو ذاتی نوعیت دے سکتے ہیں۔ مزید برآں، موبائل ایپس میں انٹرایکٹو فیچرز جیسے کوئزز، یاد دہانی کے نوٹیفیکیشن اور پیش رفت کا ٹریک رکھنے کی سہولت بھی شامل ہوتی ہے، جو طلبہ کی حوصلہ افزائی اور مستقل سیکھنے کی عادت قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ [39]
جدید ٹیکنالوجی کے دور میں قرآن پاک کی تعلیم و تعلم کے لیے موبائل ایپلیکیشنز ایک بہترین اور آسان ذریعہ بن چکی ہیں۔ 2026 (user- میں، قرآن پاک کو پڑھنے، سمجھنے، حفظ کرنے اور تجوید سیکھنے کے لیے متعدد جدید اور صارف دوست

34 بخاری،امام محمد بن اسماعیل ،صحیح بخاری،الرقم الحدیث 6285،6286
35 تبریزی،محمد بن عبد اللہ،مراۃ المناجیح،لاہور:حسن پبلیشرز،ج8،ص454
36 منہاجین،محمد یوسف ،ڈیجیٹل دور میں بچوں کی تربیت چیلنجز اور حل،ص55
37 ایضاً
38 منہاجین،محمد یوسف ،ڈیجیٹل دور میں بچوں کی تربیت چیلنجز اور حل،ص56
39 ایضاً

Shnakhat VOL- 5, ISSUE- 2, 2026
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

ایپس دستیاب ہیں جو گھر بیٹھے دین سیکھنے میں مدد کرتی ہیں۔[40] (friendly

- ویڈیو، آڈیو، اور انٹرایکٹو وسائل سے سیکھنے کی سہولت :

ڈیجیٹل دور میں قرآن پاک کی تعلیم میں ویڈیو، آڈیو، اور انٹرایکٹو وسائل کا استعمال ایک اہم سہولت بن چکا ہے۔ ان جدید ٹیکنالوجیز کے ذریعے طلبہ قرآن کی تلاوت اور حفظ کو نہ صرف دیکھ اور سن سکتے ہیں بلکہ عملی مشق کے ذریعے اپنی مہارت کو بہتر بھی کر سکتے ہیں۔ ویڈیو اور آڈیو کلپس طلبہ کو درست تلفظ، تجوید کے اصول، اور مختلف قراءت کے انداز دکھانے میں مدد دیتے ہیں، جبکہ انٹرایکٹو وسائل جیسے ایپلیکیشنز اور آن لائن پلیٹ فارمز طلبہ کو سرگرم مشق، فوری فیڈبیک، اور ذاتی نوعیت کی تربیت فراہم کرتے ہیں۔ اس طریقے سے تعلیم زیادہ دلچسپ، مؤثر اور ہر طالب علم کے لیے قابل رسائی بن جاتی ہے، جس سے قرآن کی تعلیم میں معیار اور دلچسپی دونوں میں اضافہ ہوتا ہے۔[41]

- دور دراز علاقوں کے طلبہ تک تعلیم کی رسائی :

ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے قرآن پاک کی تعلیم کو دور دراز علاقوں کے طلبہ کے لیے بھی قابل رسائی بنا دیا ہے۔ اب وہ طلبہ جو جغرافیائی یا سماجی رکاوٹوں کی وجہ سے روایتی مدارس تک نہیں پہنچ پاتے، آن لائن کلاسز، موبائل ایپلیکیشنز، اور ویڈیو لیکچرز کے ذریعے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف تعلیم کا دائرہ وسیع ہوا ہے بلکہ ہر طالب علم کو یکساں مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔ دور دراز علاقوں میں یہ سہولت خاص طور پر اہم ہے کیونکہ یہ طلبہ کو علمِ قرآن سے روشناس کروانے کے ساتھ ساتھ ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔[42]

چیلنجز Challenges:

استاد و شاگرد کے براہِ راست تعلقات میں کمی :

آن لائن کلاسز کے ذریعے قرآن کی تعلیم میں جہاں کئی سہولتیں پیدا ہوئی ہیں، وہیں استاد اور شاگرد کے براہِ راست تعلقات میں کمی ایک اہم چیلنج بھی بن گئی ہے۔ کلاس روم میں موجود ذاتی رابطہ طلبہ کو فوری رہنمائی، اصلاحِ تلفظ، اور استاد کے ساتھ گفت و شنید کا موقع فراہم کرتا ہے، جو آن لائن ماحول میں محدود ہو جاتا ہے۔ اس کمی کی وجہ سے بعض طلبہ اپنی غلطیوں کا بروقت شعور نہیں حاصل کر پاتے اور استاد کی قریبی نگرانی سے محروم رہ جاتے ہیں، جس سے تعلیم کی مؤثریت پر اثر پڑ سکتا ہے۔ اس چیلنج کو حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آن لائن کلاسز میں ویڈیو کانفرنسنگ، انٹرایکٹو فیڈبیک، اور باقاعدہ اسائنمنٹس کے ذریعے استاد اور شاگرد کے تعلقات کو مضبوط بنایا جائے۔[43]

- توجہ اور دلچسپی برقرار رکھنے میں مشکلات:

بنیادی طور پر کلاس روم کا ماحول باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنےکے عمل کی حوصلہ افزائی اور فروغ کے لیے بہت ضروری ہے ۔ باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کے عمل مینایک طالب علم دوسرے طالب علموں سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔ اسے پتہ چلتا ہے کہ دیگر طالب علموں نے کیسےایک سبق کو یاد کیا۔اس سے وہ زیادہ بہتر اور آسان انداز میں سیکھنے کا شعور حاصل کرتا ہے ۔مسابقتی ماحول مینوہ تعلیم کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے کوشانرہتا ہے۔زیادہ سے زیادہ سیکھنے کی لگن بڑھتی ہے۔وہ کلاس روم کے اندر اورباہراپنی تعلیمی قابلیت کو پروان چڑھانے کی جستجو میں لگا رہتا ہے کہ کس طرح اپنے ہم جماعتوں کے مقابلے میں بہتر کارکردگی دکھاؤں۔[44]

- طلبہ میں خود انحصاری (Self-discipline) کی ضرورت :

ڈیجیٹل دور میں قرآن کی تعلیم کے دوران طلبہ میں خود انحصاری یا Self-discipline کی ضرورت ایک اہم چیلنج کے طور پر سامنے آتی ہے۔ آن لائن کلاسز اور ایپلیکیشنز کے ذریعے تعلیم تو آسان ہو گئی ہے، لیکن اس کے لیے طلبہ کو خود اپنی تعلیم کی نگرانی اور وقت کی پابندی کرنے کی صلاحیت رکھنی ضروری ہے۔ بغیر استاد کی براہِ راست نگرانی، بعض طلبہ مشق کو مؤثر طریقے سے مکمل نہیں کر پاتے اور توجہ بٹ سکتی ہے۔ اس چیلنج کو حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ طلبہ کو ابتدائی طور پر منظم طریقے سے وقت مختص کرنے، مشق کرنے اور سبق دہرانے کی عادت ڈالنے کی تربیت دی جائے، تاکہ وہ اپنی تعلیم کے ذمہ دار خود بن سکیں اور قرآن کی تعلیم میں بہترین کارکردگی دکھا سکیں۔[45]

خود اعتمادی اور خود انحصاری مترادفات ہیں اور ان کا لفظی معنی اپنے آپ پر انحصار اور اعتماد کرنا ہے۔ اصطلاح میں

---

40 منہاجین،محمد یوسف ،ڈیجیٹل دور میں بچوں کی تربیت چیلنجز اور حل،ص57
41 منہاجین،محمد یوسف ،ڈیجیٹل دور میں بچوں کی تربیت چیلنجز اور حل،ص58
42 الشاذلی ،محترمہ ھدی ،قرآن مجید اور اس کی تجوید کی تعلیم کا صحیح طریقہ،ص39
43 الشاذلی ،محترمہ ھدی ،قرآن مجید اور اس کی تجوید کی تعلیم کا صحیح طریقہ،ص40
44 ایضاً
45 منہاجین،محمد یوسف ،ڈیجیٹل دور میں بچوں کی تربیت چیلنجز اور حل،ص60

Shnakhat VOL- 5, ISSUE- 2, 2026
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا، ان کا ادراک کرنا اور اپنی طاقت، قوت اور صلاحیت پر بھروسہ کرنا خود اعتمادی کہلاتا ہے۔[46]
اسلام انسان کو بہت سے اخلاق و اوصاف کو اپنانے کی تلقین کرتا ہے جن میں عزم و ہمت، حوصلہ، خود انحصاری اور خود اعتمادی سرفہرست ہیں۔ اسلام انسان کو کم ہمتی اور محتاجی سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اور ناسازگار حالات و مواقع پر عزم :و ہمت سے کام لینے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا درس دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے
"فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ"[47]
جب آپ کسی بات کا عزم کرلیں تو اللہ پر توکل کریں۔''
آن لائن کلاسز یا آف لائن کلاسز:
کی (virtual route)آجکل آن لائن کوچنگ یا ٹیوشن ایک رجحان بن چکا ہے ،جبکہ بہت سے تعلیمی ادارے مجازی راستے طرف جا رہے ہیں،تاہم اب بھی کلاس روم ایجوکیشن میں تدریس کو اہمیت دی جاتی ہے،جہاں اساتذہ طالب علموں کی خوابیدہ تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لیے اپنا تعلیمی تجربہ نئی نسل کو منتقل کرتے ہوئے براہ راست انہیں پڑھاتے ہیں،جس کی افادیت سے کسی طور انکار نہیں کیا جاسکتا ۔نہ صرف آپ اپنے استادِ محترم سےسیکھتے ہیں بلکہ اپنے ہم جماعت ساتھی طالب علموں سے علمی دوستی کا رشتہ استوار کرکے ایک دوسرے کے تعلیمی تبادلہ خیال بھی کرسکتے ہیں جو دور بیٹھے آن لائن اساتذہ اور طلبہ نہیں کرسکتے۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ کلاس روم تعلیم نہ صرف طلبہ بلکہ اساتذہ کے لیے بھی مفید ثابت ہوئی ہے ۔[48]
ڈیجیٹل یا آن لائن تعلیم آپ کے لیے اضافی معاون تو ہوسکتی ہے لیکن اسکول، کالج ،یونیورسٹی کا کلی متبادل نہیں ہوسکتی جس کی سات وجوہ ہیں،جنہیں آپ سات دن سے تعبیر کریں یا زندگی کے سات راستے انہی سے گزر کر آپ کو علم و دانش کی دنیا میں داخل ہونا پڑتا ہے اور اس سفر میں آپ کے لیے شفیق والد یا والدہ کا کردار استاد اور استانی ادا کرتے ہیں جو اپنے علم سے آپ کے اذہان کو روشن کرتے ،مشکل حالات میں رہنمائی کرتے اور زندگی میں کامیاب ہونے کے گر بتاتے ہیں جو ایک آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ نہیں کرسکتی۔اس کا کام اتنا تو ہوسکتا ہے کہ کلاس روم لیکچرز کو باآسانی ریکارڈ کرلیں لیکن دیکھتی آنکھوں،کھلی سماعتوں سے جو تجربہ آپ حاصل کرتے ہیں وہ تنہائی میں ممکن نہیں! ممکن ہےآنے والے ادوار کلاس روم ایجوکیشن کو ختم کردیں لیکن ایسی نسل تنہا ئی کا شدید شکار ہوگی۔مصنوعی ذہانت کے بطن سے جنم لینے والا ابلاغ بہرکیف جذبات و احساسات سے عاری ہوگا۔روبوٹ کا مشینی دماغ بھی اتنا ہی سوچ سکتا ہے جتنی سوچ ہم نے ڈالی ہے۔اس لیے کلاس روم ہمارے لیے اتنا ہی لازمی ہے جیسے یہ معاشرہ جہاں ہم ہر قسم کے لوگوں سے ملتے اپنے جذبات شیئر کرتے ہیں۔[49]
1-کلاس روم ایجوکیشن باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کے عمل کو فروغ دیتی ہے۔
بنیادی طور پر کلاس روم کا ماحول باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنےکے عمل کی حوصلہ افزائی اور فروغ کے لیے بہت ضروری ہے ۔ باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کے عمل مینایک طالب علم دوسرے طالب علموں سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔ اسے پتہ چلتا ہے کہ دیگر طالب علموں نے کیسےایک سبق کو یاد کیا۔اس سے وہ زیادہ بہتر اور آسان انداز میں سیکھنے کا شعور حاصل کرتا ہے ۔مسابقتی ماحول میں وہ تعلیم کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے کوشانرہتا ہے۔زیادہ سے زیادہ سیکھنے کی لگن بڑھتی ہےوہ کلاس روم کے اندر اورباہراپنی تعلیمی قابلیت کو پروان چڑھانے کی جستجو میں لگا رہتا ہے کہ کس طرح اپنے ہم جماعتوں کے مقابلے میں بہتر کارکردگی دکھاؤں۔[50]
2 ناقدانہ سوچ کی مہارت (critical thinking skills)''۔'' میں اضافہ کرتی ہے
کلاس روم ایجوکیشن طالب علم کی ناقدانہ سوچ کی صلاحیتوں میں اضافہ کرتی ہے ۔ کلاس روم میں طالب علم کوبراہ راست سوالات کرنے اور مباحث میں مشغول ہونے کا موقع ملتا ہے ،جس سےاس میں رائے یا دلائل وضع کے لیے تنقیدی سوچ کی مہارت پروان چڑھتی ہے اور وہ چیزوں کے باطن میں اترنے پر مجبور ہوتا ہے،ساتھ ہی اس میں حوصلہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ زیادہ منفرد اورتخلیقی انداز سے سوچے۔اس طرح اس میں اختراعی و تخلیقی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں جو آگے چل کر کام یاب سائنس داں اور خیال ساز کے روپ میں ابھارتی ہیں۔[51]
3 سماجی تعلقاتِ عامہ اور مہارتوں میں بہتری۔

46 ایضاً
47 آل عمران159:3
48 الحق ،حافظ محمد محفوظ ،ہمارا نظام تعلیم اور جدید تقاضے،ماہنامہ ڈیجٹیل میگزین،ص78
49 الحق ،حافظ محمد محفوظ ،ہمارا نظام تعلیم اور جدید تقاضے، ص79
50 ایضاً
51 الحق ،حافظ محمد محفوظ ،ہمارا نظام تعلیم اور جدید تقاضے، ص80

Shnakhat VOL- 5, ISSUE- 2, 2026
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

کلاس روم کے اندر طلبا ساتھیوں کے ساتھ سماجی بات چیت کا تجربہ اور اساتذہ کے ساتھ تعلق قائم کرتے ہیں ۔ نصابی تعلیم کے دائرے کے اندر رہتے ہوئےسماجی طور پر طالب علموں کے مابین تعلق کلاس روم ایجوکیشن کاایک اہم پہلو ہے ۔[52]

4 ۔ تنظیمی صلاحیتوں کو نکھارتی ہے

کلاس روم تعلیم طالب علم کوا سکول بروقت پہنچنے جیسی مبادیات کے ساتھ آغازِ تعلیم ہی سے تنظیمی صلاحیتوں کو فروغ دینا سکھاتی ہے ۔ ایک براہ راست کلاس روم میں طالب علم اسکول میں دیا گیا ہر کام پورا کرتے ہیں،رات سونے سے پہلے ہوم میں دلچسپی لیتے ہیں۔ تاریخِ مقرر تک اسائنمنٹس مکمل کرنے کے لیے فعال رہتےاور کلاس میں اس پر بات quizzesورک، چیت کے لئے تیار رہتے ہیں۔اس طرح عملاً طلبہ اپنے وقت کو منظم کرنے، اپنے اسائنمنٹس کو ترجیح دینے اور گھر پر ہوم ورک مکمل کرنے کاسلیقہ سیکھتے ہیں۔[53]

5 ۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتی ہے

کلاس روم تعلیم میں استاد کی جسمانی موجودگی طالب علموں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے،طالب علم اور استاد ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ دلچسپ سرگرمیوں کے ذریعے طالب علموں کو تعلیم کی طرف مائل کیا جاتا ہے ۔اس سے طالب علموں کو ایک سیشن اور کلاس کے دوران زیادہ سے زیادہ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔[54]

6 ۔سیکھنے میں دشوار ی اور مسائل کو دیکھتے ہوئے اندازِ تدریس بدلا جاسکتا ہے

کلاس روم میں طلبہ کی صلاحیتوں کے مطابق اساتذہ اپنےتدریسی انداز کو تبدیل کر سکتے ہیں۔کلاس روم میں معلمین کئی سرگرمیوں سے طالب علموں میں سیکھنے کے شوق کو بڑھا سکتے ہیں۔وہ انہیں بصری سرگرمیوں سے سکھا سکتے ہیں۔ اگر کوئی بات سمجھ نہیں آرہی تو وضاحت سے رہنمائی کرسکتے ہیں۔طالب علموں کو کوئی بات سمجھ نہیں آرہی تو وہ اسی وقت اپنے اساتذہ سے معلوم کرکے اپنی الجھن دور کرسکتے ہیں ۔[55]

خلاصہ :

ڈیجیٹل دور نے قرآن کی تعلیم میں نمایاں انقلاب برپا کیا ہے، جہاں انٹرنیٹ، موبائل ایپلیکیشنز اور آن لائن کلاسز کے ذریعے طلبہ دنیا کے کسی بھی کونے سے قرآن پاک سیکھ سکتے ہیں، جس سے روایتی جغرافیائی اور سماجی رکاوٹیں کم ہو گئی ہیں۔ اس کے باوجود یہ جدید سہولتیں استاد و شاگرد کے براہِ راست تعلق، توجہ اور دلچسپی میں کمی اور خود انحصاری کی ضرورت جیسے چیلنجز بھی لے کر آئی ہیں۔ روایتی تعلیم میں ناظرہ، نورانی قاعدہ، حفظ، تجوید اور حلقات قرآنیہ کے ذریعے تدریجی، منظم اور عملی تربیت دی جاتی تھی، جس میں تلفظ کی درستگی، تلاوت کی روانی، اخلاقی اور روحانی تربیت کو اولین اہمیت دی جاتی تھی۔ آن لائن پلیٹ فارمز اور موبائل ایپس ویڈیو، آڈیو اور انٹرایکٹو وسائل کے ذریعے قرآن کی تعلیم کو آسان، مؤثر اور ہر طالب علم کے لیے قابل رسائی بناتے ہیں، جبکہ کلاس روم ایجوکیشن باہمی تعاون، سماجی تعلقات، ناقدانہ سوچ، تنظیمی صلاحیت اور حوصلہ افزائی میں اضافہ کرتی ہے۔ نتیجتاً، قرآن کی تعلیم میں بہترین نتائج حاصل کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی اور روایتی تدریسی اصولوں کا متوازن امتزاج ضروری ہے، تاکہ طلبہ نہ صرف علمی مہارت حاصل کریں بلکہ اخلاقی اور روحانی تربیت بھی حاصل کر سکیں۔

حوالہ جات

- القرآن 1
- الفتاوی العالمگیریۃ ،مولانا سید امیر علی عالمگیری، لاہور:مکتبہ رحمانیہ

52 الحق ،حافظ محمد محفوظ ،ہمارا نظام تعلیم اور جدید تقاضے، ص81
53 الحق ،حافظ محمد محفوظ ،ہمارا نظام تعلیم اور جدید تقاضے، ص81
54 الحق ،حافظ محمد محفوظ ،ہمارا نظام تعلیم اور جدید تقاضے، ص81
55 منہاجین،محمد یوسف ،ڈیجیٹل دور میں بچوں کی تربیت چیلنجز اور حل،77

Shnakhat VOL- 5, ISSUE- 2, 2026
Online ISSN : 2709-7641
Print ISSN 2709-7633
Name of Publisher: **Shnakhat Research & Educational Institute**
Review Type: **Double Blind Peer Review**
Area of Publication: **Arts and Humanities (miscellaneous)**

- الموسوعۃ الفقھیہ الکویتیہ، کویت : مطبوعہ وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ
- اسلامی نظام تعلیم ، سید ریاست علی ندوی ، انڈیا :دار المصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ
- اسلامی تعلیم، مفتی محمد جلال الدین احمد امجدی ، ملتان :ناشران تاجران کتب
- بہار شریعت، مفتی امجد علی اعظمیٰ، کراچی:مکتبۃ المدینہ
- بریقہ محمودیہ فی شرح طریقہ محمدیہ،محمد بن بیر علی ببرکلی، بیروت:دار الکتب العلمیہ
- تفسیر صراط الجنان،ابو صالح محمد قاسم قادری ، کراچی:مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
- تفسیر خزائن العرفان ،مفتی نعیم الدین مراد آبادی، کراچی ،مکتبۃ المدینہ
- تفسیر طبری، ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری طبری ، بیروت:دار الفکر
- تفسیر کبیر،امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی ، لاہور:مکتبہ علوم اسلامیہ
- ڈیجیٹل دور میں بچوں کی تربیت چیلنجز اور حل،محمد یوسف منہاجین ، منہاج القرآن پبلی کیشنز
- ردالمحتار مع درالمختار، سید محمد امین ابن عابدین شامی ، بیروت:دار المعرفہ
- سنن ترمذی،امام محمد بن عیسیٰ ترمذی،بیروت:دار الفکر
- سنن ابو داؤد،امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث، بیروت:دار احیاء التراث العربی
- سنن نسائی ،امام احمد بن شعیب نسائی ، بیروت: دار الکتب العلمیہ
- سنن ابن ماجہ، امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ، بیروت:دار الکتب العلمیہ
- شعب الایمان، امام احمد بن حسین بیہقی ، بیروت:دار الکتب العلمیہ
- صحیح مسلم،امام مسلم بن حجاج قشیری،بیروت:دار الفکر
- صحیح بخاری،امام محمد بن اسماعیل بخاری،بیروت:دار الکتب العلمیہ
- علم التجوید ،قاری غلام رسول ،لاہور:مکتبہ قادریہ
- فتاوی رضویہ،اعلی حضرت امام احمد رضا خان ، لاہور:رضا فاؤنڈیشن
- قرآن مجید اور اس کی تجوید کی تعلیم کا صحیح طریقہ، محترمہ ھدی الشاذلی ، قصور: کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیہ
- مراۃ المناجیح،مفتی احمد یار خان نعیمی، لاہور:ضیاءالقرآن پبلی کیشنز
- ،محمد بن عبد اللہ تبریزی ، لاہور:حسن پبلیشرز مراۃ المناجیح
- مرقاۃ المفاتیح،علامہ محمد علی قاری ، بیروت:دار الفکر
- مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت ، سید مناظر احسن گیلانی ، مکتبہ نیاز احمد
- معجم کبیر، حافظ سلیمان بن احمد طبرانی ، بیروت:داراحیاء التراث العربی
- ہمارا نظام تعلیم اور جدید تقاضے،حافظ محمد محفوظ الحق، ماہنامہ ڈیجٹیل میگزین